دھرنا ڈرامے کا ڈراپ سین

سید محمد کفیل بخاری

پاکستان میں ہر دور کے حکمران کرپشن میں ملوث رہے لیکن ۶۹ برسوں میں اس کا احتساب ہوا نہ سدباب۔ جہاں محکمہ اینٹی کرپشن خود کرپشن میں ملوث ہو اور رشوت لے کر مجرموں کو تحفظ دیتا ہو وہاں انصاف اور احتساب بے معنی ہو جاتے ہیں۔ ہماری سیاست میں ''انویسمنٹ'' کے ذریعے ارکان اسمبلی کی خرید وفروخت کا جو کلچر متعارف کرایا گیا اس نے سیاست میں کردار واخلاق کی تمام قدروں کو پامال کر دیا ہے۔ اب پارٹیاں بدلنا اور وفاداریاں تبدیل کرنا جمہوریت کا حسن اور سیاست کا فن سمجھا جاتا ہے۔ کرپٹ سیاست دان باہمی مفاہمت کے ذریعے باریاں بدل بدل کر اس کرپٹ نظام کو فروغ، ایک دوسرے کو سپورٹ اور عوام کا استحصال کر رہے ہیں۔

پارلیمنٹ (مقنّنہ) عدلیہ اور انتظامیہ (فوجی وسول) ریاست کے ستون ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہماری پارلیمنٹ قانون سازی، بہتر فیصلوں اور کئی اچھے اقدامات کے باوجود عوام کے بنیادی مسائل حل کرنے اور مظلوم کو انصاف دینے میں بری طرح ناکام ہوئی ہے۔ مجبوراً عدلیہ کو مداخلت کرنی پڑی، ماضی میں دو وزرائے اعظم کو عدالت عظمیٰ نے نااہل قرار دیا لیکن ڈکٹیٹر پرویز مشرف عدالت میں پیش ہونے کے بعد بیرون ملک فرار ہو گیا۔ فوج نے ملک کی سرحدوں کے دفاع اور دہشت گردی کے خاتمے کے لیے ''نیشنل ایکشن پلان'' تشکیل دیا اور کافی حد تک دہشت گردی پر قابو پالیا۔ لیکن پولیس کے نظام میں اصلاح کی ابھی بہت ضرورت ہے۔ جعلی مقابلوں کے ذریعے مجرموں اور بے گناہوں کو ایک ہی صف میں کھڑا کر کے ''پار کرنے'' کی روایت اب تک باقی ہے۔ رشوت خوری اور بدعنوانی اس پر مستزاد ہیں۔ یہ صورتِ حال پارلیمنٹ، عدلیہ اور انتظامیہ کے لیے سوال بھی ہے اور چیلنج بھی۔ ردعمل فطری ہے جسے روکا بھی نہیں جاسکتا۔ پی ٹی آئی کے چیئر مین عمران خان نے ان مسائل پر آواز بلند کی لیکن انداز بالکل غلط تھا۔ گزشتہ دھرنے میں انھوں نے جس بے حیائی، فحاشی، بداخلاقی اور سیاسی فاشزم کو فروغ دیا وہ کسی قومی رہنما کو زیب نہیں دیتا۔ موسیقی کی دھنوں اور ناچ گانے سے کرپشن ختم ہوتی ہے نہ انصاف ملتا ہے اور نہ ہی تبدیلی آتی ہے۔ انھیں یہ آواز پارلیمنٹ میں اٹھانی چاہیے تھی لیکن وہ ڈی چوک میں میوزک کنسرن'' کرنے لگے۔ تب ان کے فسٹ کزن طاہر القادری دھرنا چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔ لیکن اس مرتبہ بیرون ملک سے ہی انا للہ پڑھ کر ایصال ثواب کیا۔ عمران خان نے ۲ رنومبر کو پھر اسلام آباد بند کرنے اور فیصلہ کن دھرنے کا اعلان کیا تو حکومت نے اسے روکنے کا فیصلہ کیا۔ وزیر اعظم خٹک اور پی ٹی آئی کے کارکنوں کے پولیس تصادم سے حالات مزید خراب ہو گئے۔ تاہم وزیر اعظم نواز شریف اور عمران خان، چیف جسٹس مسٹر انور ظہیر جمالی کی سربراہی میں قائم خصوصی بینچ کے پانامہ لیکس انکوائری کمیشن پر متفق ہو گئے۔ دھرنا ختم ہوا، یہ ڈرامے کا ڈراپ سین ہے۔ وزیر اطلاعات پرویز رشید تو قومی سلامتی کے حوالے سے متنازعہ خبر کی اشاعت اور غفلت کے مرگھٹ پر پہلے قربان کر دیے گئے ہیں۔ قوم کی نگاہیں اب عدالتی فیصلے کی منتظر ہیں۔ جناب عمران خان صاحب سے گزارش ہے کہ حکمرانوں کا احتساب ضرور کریں لیکن خدارا سیاست میں بے حیائی، فحاشی وعریانی اور بدتہذیبی کو فروغ نہ دیں۔ یہ مسلمانوں کے اعمال نہیں یہود ونصاریٰ کا ایجنڈہ ہے۔